

146362 - کسی غریب کو اپنا قرضہ وصول کرنے کیلئے بھیجے اور اسے زکاة میں شمار کر لے؟

سوال

سوال: میں نے ایک شخص کو قرضہ دیا ہوا ہے تو کیا میں اس کی طرح کسی غریب آدمی کو اپنی رقم وصول کرنے کیلئے بھیجوں اور اسے زکاة میں شمار کر سکتا ہوں؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

قرضہ معاف کر کے اسے زکاة میں شمار کرنا صحیح نہیں ہے، اور نہ ہی اس سے زکاة ادا ہوگی؛ کیونکہ ادا ہونے کیلئے شرط یہ ہے کہ فقیر اور غریب آدمی کے قبضے میں زکاة کا مال آئے، جبکہ قرضہ معاف کرنا مال کو غریب کے ہاتھ میں تھمانے کے مفہوم میں نہیں آتا، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

(إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ)

ترجمہ: اگر تم صدقات ظاہری طور پر دو تو یہ اچھا ہے، اور اگر تم اسے خفیہ تو پھر فقراء میں تقسیم کرو تو یہ تمہارے لیے بہت زیادہ بہتر ہے۔ [البقرة: 271]

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں:

"اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ: زکاة کی ادائیگی اس وقت تک معتبر نہیں ہوگی جب تک فقیر کے ہاتھ میں نہ چلی جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ" یعنی تم فقراء کو پہنچاؤ اور انہیں دو"

مزید تفصیل کیلئے سوال نمبر: (13901) اور (119113) کا مطالعہ کریں۔

لیکن جو صورت سوال میں مذکور ہے اس میں قرضہ معاف کرنے والی بات نہیں ہے، بلکہ ایک غریب شخص کو آپ اپنا نمائندہ بنا کر بھیج رہے ہیں کہ آپ میری رقم فلاں سے جا کر لے لو، چنانچہ اسے زکاة میں شامل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور اس طرح زکاة بھی ادا ہو جائے گی۔

لیکن اگر اس غریب شخص کو آپ کے مقروض نے ٹال مٹول کرتے ہوئے، یا تنگ دستی کی وجہ سے رقم نہ دی تو آپ کے ذمہ زکاة ادا کرنا باقی رہے گا، کیونکہ زکاة اسی وقت ادا ہوگی جب فقیر کے ہاتھ میں پہنچ جائے۔

چنانچہ سرخسی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اگر قرضہ کی رقم کسی فقیر پر صدقہ کرتے ہوئے اس فقیر کو کہا کہ : "تم فلاں سے رقم لے لو" اور نیت زکاۃ کی ادائیگی کی ہو تو اس سے زکاۃ ادا ہو جائے گی؛ کیونکہ یہ فقیر آدمی قرضہ کی رقم وصول کرنے کیلئے قرض خواہ کا وکیل اور نمائندہ ہے، تو گویا کہ موکل نے خود رقم وصول کر کے اس پر صدقہ کیا ہے اور اسے زکاۃ میں شمار کر لیا۔۔۔" انتہی

واللہ اعلم.